

## 175624-دخل سے قبل طلاق کے احکام

### سوال

میں امید کرتی ہوں کہ آپ اس مسئلے میں میری مدد کریں گے، میں اپنے معاملہ میں پریشانی کا شکار ہوں مجھے دخول سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تھی، پھر جو معلومات ہم تک پہنچیں ان میں سے زیادہ صواب یہ رائے یہ گلی کہ مجھ پر عدت گزارنا واجب ہے اور مجھے پورا حق مہر ملے گا؛ کیونکہ ہم خلوت میں بھی رہ لکھے تھے اور کچھ بوس و کنار بھی ہوا تھا، لیکن میرے خاوند نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، ماشاء اللہ۔ ایک ماہ قبل ہم نے نئے حق مہر کے ساتھ نیا نکاح کیا ہے، لیکن اب کی بار میرے خاوند ایک درس میں گئے تو انہیں کسی شیخ نے کہا کہ اگر آپ نے اس بھن کو دخول سے پہلے طلاق دی ہے تو وہ آپ کیلئے ایسے ہی حرام ہے جیسے کہ تیرسی طلاق کے بعد یوی حرام ہوتی ہے، اس پر میرے خاوند نے میرے ساتھ ہم بستری سے انکار کر دیا اس کا کہنا ہے کہ وہ اب شادی کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے چند قدم اٹھائے گا، اور یہ شرط لگادی کہ میں اپنا وزن کم کروں نیز ہم بستری کو اس کے ساتھ مشروط کر دیا ہے، ہم ماشاء اللہ سے چار ماہ ہو گئے ہیں شادی کے بندھن میں اکٹھے ہیں؛ تو اگر اب تک ہم بستری نہیں ہوئی تو کیا ہم پر الگ ہو جانا واجب ہے؟ میرے خاوند نے مجھ سے اپنے کچھ حقوق سے دستبردار ہونے کا مطالبہ بھی کیا ہے اور ساتھ ہی اس نے میری کچھ شرائط مانی بھی ہیں، اس کا کہنا ہے کہ وہ شادی کے وقت ہونے والے معاملے کو تحریری طور پر لانا چاہتا ہے کیونکہ پہلے زبانی کلامی باتیں ہوئی تھیں اب میں انہیں لکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارا نکاح صحیح ہو، تو کیا میرے خاوند کو ایسا کرنے کی اجازت ہے؟ نیز میری شادی کا کیا حکم ہے؟ میں امید کرتی ہوں کہ میری مدد کریں؛ کیونکہ مجھے ان سوالوں کے جوابات کی اشد ضرورت ہے، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہوا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ہزار نے خیر سے نوازے۔

### پسندیدہ جواب

اول :

آپ اور آپ کے خاوند کو چاہیے تھا کہ نکاح، طلاق، مہر اور عدت کے مسائل جو آپ کے درمیان پیدا ہوئے تھے ان کے بارے میں جلدی فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے قریبی کسی شیخ سے رابطہ کرتے یا کسی معمتم اسلامی مرکز کے افراد سے رابطہ کرتے، یا کم از کم کسی معتمد شخص سے پوچھنے تک انتظار کرتے چاہے وہ آن لائن ہی جواب دیتا، آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کہ لوگوں کی باتوں سے ان مسائل کے احکام اخذ کر لیں یا مسجد میں عالم کے درس سے خود ہی حکم کشید کر لیں، ہم خاص طور پر میاں یوی کے مسائل میں ہمیشہ اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ اپنے مسائل صرف اور صرف شرعی قاضی کے سامنے ہی پیش کریں، یا اگر کہیں پر شرعی عدالتیں نہیں ہیں تو ان کے قائم مقام افراد کے سامنے اپنے فیصلے رکھیں۔

دوم :

دخل سے قبل طلاق کے متعلق درج ذیل تفصیلات ہیں :

1- اگر طلاق دخول سے پہلے اور کسی بھی ایسی کامل خلوت سے پہلے ہو جائے جس میں دخول بھی ممکن ہو سکتا ہے، تو اس کیلئے مقرر شدہ حق مہر میں سے آدھا حق مہر ہو گا، اور اگر حق مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر خاوند کی استطاعت کے مطابق کچھ نہ کچھ عورت کو ملے گا جسے متعہ کہتے ہیں، نیز یہ خاوند اس عورت سے نئے حق مہر اور نئے نکاح سے ہی دوبارہ شادی کر سکتا ہے۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (75026) اور (99597) کا جواب ملاحظہ کریں۔

2- دوسری صورت یہ ہے کہ یوی کو طلاق تو دخول سے پہلے ہو لیکن انہیں ایسی کامل خلوت حاصل ہو چکی ہو جس میں دخول بھی ممکن تھا تو پھر حنفی، مالکی، شافعی-صرف قدیم موقف کے مطابق- اور حنفی جسمور علامے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ اس پر عدت بھی ہو گی اور اسے مکمل حق مهر بھی ملے گا۔

اور رجوع کے متعلق یہ ہے کہ جسمور حنفی، مالکی، اور شافعی علامے کرام کہتے ہیں کہ اسے رجوع کیلئے ہر صورت میں نیا حق مهر اور نیا عقد نکاح کرنا ہو گا۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (49821) اور (118557) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

3- پونکہ آپ دونوں کا نیا نکاح نئے عقد اور نئے حق مهر کے ساتھ ہوا ہے تواب موجودہ صورت حال میں آپ اس کی شرعی یوی ہیں اور وہ آپ کا شرعی خاوند ہے، آپ دونوں کا عقد صحیح ہے اس پر شرعی اثرات مرتب ہوتے ہیں، لہذا آپ آپ کسی بھی شرط میں مغل نہیں ڈال سکتے بشرطیکہ وہ شرط شرعی ہو، ایسے ہی آپ کا خاوند آپ سے کچھ حقوق سے دستبردار ہونے کا مطالبه بھی نہیں کر سکتی، الا کہ آپ اپنی مرضی اور خوشی سے دستبردار ہو جائیں اور اس میں آپ پر کسی قسم کا دباؤ اور جہر نہ ہو۔

سیدنا عقبہ بن عامر مرضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جن شرائط سے تم شر مگاہوں کو حلال سمجھتے ہو انہیں سب سے زیادہ حق حاصل ہے کہ تم اسے پورا کرو) بخاری: (2572) مسلم: (1418)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : (جن شرائط سے تم شر مگاہوں کو حلال سمجھتے ہو) کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کی شرائط کو پورا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے؛ کیونکہ نکاح کے مسئلے میں زیادہ احتیاط بر قی جاتی ہے اور نکاح کا باب نازک امور پر بھی ہے" انشی فتح ابیری" (217/9)

عقد نکاح کی شرائط کے بارے میں تفصیلی گفتگو دیکھنے کیلئے آپ سوال نمبر: (1034)، (49666) اور (20757) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم :

جن شرائط پر خاوند عقد نکاح کے وقت یوی سے یا اس کے ولی کے روبرو متفق ہو جائے تواب اس کیلئے ان شرائط سے پھر ناجائز نہیں ہے، چاہے وہ شرائط زبانی کلامی ہوں یا تحریری شکل میں، اور اگر نکاح نامے میں شرائط نہ لکھی جائیں تو شرعی طور پر یہ شرائط اس کے ذمے ہیں اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ لے گا، اگرچہ عدالتی کا روایتی کیلئے زبانی کلامی شرائط معقول نہیں ہوتیں۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (126855) کا جواب ملاحظہ کریں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ :

1- آپ کا پہلا نکاح شرعی اور صحیح طلاق کے ذریعے ختم ہوا تھا؛ اور پونکہ وہ طلاق دخول سے پہلے اور ایسی خلوت کے بعد ہوئی جس میں خاوند ہم بستی کر سکتا تھا، اس لیے آپ کو مکمل حق مهر ملے گا اور آپ عدت بھی گزاریں گی، اور آپ دوبارہ اس کی یوی نئے نکاح اور نئے حق مهر سے ہی بنیں گی۔

2- اسی خاوند کے ساتھ آپ کا نئے حق مهر کے ساتھ نیا نکاح صحیح ہے، چاہے خلوت کاملہ ہو یا نہ ہو، اس لیے آپ کا نیا نکاح صحیح ہے اور اس پر شرعی اثرات مرتب ہوتے ہیں، آپ دونوں پر ان تمام شرائط کی پاسداری واجب ہے جو آپ دونوں نے ایک دوسرے پر لکھی ہیں بشرطیکہ وہ شرعی اور جائز شرائط ہوں، چاہے وہ زبانی کلامی شرائط ہوں یا تحریری۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ آپ کے خاوند کو اپنے پسندیدہ اور رضا کا موجب بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور انہیں ہمارے ذکر کردہ احکام کی پابندی کی توفیق دے، اگر آپ کا خاوند ہماری ذکر کردہ باقی پر راضی نہ ہو تو ہم آپ دونوں کو نصیحت کریں گے کہ قریب ترین کسی بھی اسلامی مرکز کے سربراہ سے رجوع کریں اور ان کے سامنے اپنا مسئلہ پیش کریں، یا جس قریبی عالم کے علم اور دینداری پر آپ اعتماد کرتے ہوں ان سے اس کے بارے میں دریافت کر لیں، اس کیلئے آپ کسی ٹالٹ کو بھی درمیان میں ڈال سکتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر ٹالٹ اور مصالحت کا ر آپ کے یا ان کے خاندان میں سے ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

واللہ اعلم۔